دنیائے دنی سے بے پروہ آلودئے دنیا کیوں کر ہو
سوبار لبھانے آئے تو کیا ہر بار اُسے ٹھکرائے حسین

جه مولی دنیا سي بے پروه هوئ یه دنیا سي مشغول کیم هوئ؟ گرچہ که دنیا ١٠٠ وقت بھي لبھاوے
مگر اٰپ اهنے ٹھوکر مارے چھے ،

سہ روز کی پیاس کا غم نہ کیا اور اس کا الم وہ کیا کرتے
بہتا زمزم و کوثر ٹھوکر میں فردوس تھا زیر پائے حسین

جه مولی ني ٹھوکرنا نیچے زمزم انے کوثر هوئ انے قدم تلے جنة هوئ تو بھلا یہ مولی نے تین دن ني
پیاس نو غم انے الم کیم هوئ؟

اس عرش نشیں کے رتبہ کو ہم دنیا والے کیا سمجھیں
تھا سینئے زہرا گھوارہ اور دوش محمد جائے حسین

اٰعرش پر بیٹھنار مولی نا رتبہ نے ہم دنیا والاؤ سوں سمجھي سکسو ، جہ اٰقا نو پالنو فاطمة زهراء نو سینه ٹھو
انے رسول الله نو کاندھو بیٹھواني جگہ تھي.

قصہ اپنے درد و الم کا کسکو سنائیں ، کون سنے
دل پر گذرے ہیں جو صدمے کیسے زباں پر لائے حسین

امام حسین ع م اٰپنا درد والم کونے سناوے ، انے کون یہ سننار چھے ،
اٰپ نا دل پر جہ صدمہ ؤلاگا چھے یہ اٰپ کئي طرح زبان سي بیان کرے.

کنبہ لٹوانے والے نے آباد نئی دنیا کر لی
یہ لوٹنے والے لوٹ کے بھی کیا لوٹ سکے دنیائے حسین

امام حسین ع م یہ پوتانا کنبة نے لٹاوي نے ایك نوي دنیا اٰباد کري دیدي ، انے لوٹنار لوگو امام
حسین ع م ني سوں دنیا لوٹي سکا! (والله متم نوره ولو کره الکافرون)

یہ سجدہ اور ایسا سجدہ کسکو میسر ہوتا ہے
اللہ اللہ میری جبیں ہے اور نشان پائے حسین

امام حسین ع م نا قدم مبارك نا نقش پر (اٰپ ني ضریح نا نزدیك) ماري جبین هوئ ـ اٰمثل نو سجدة
کونے نصیب تھائے! خدا همنے حسین امام ع م ني زیارة جلد از جلد نصیب کرجو .

ننھے ننھے پیارے بچے پیاس سے تڑپا جاتے ہیں
کیا دیکر تسکین دلائے اور کیا کہکر بہلائے حسین

امام حسین ع م نا چھوٹا چھوٹا فرزندو پیاس نا سبب تلملي رهیا چھے ، امام ع م یه سگلا نے سوں چیز سي
سکون بخشے ـ انے کئي طرح بهلاوے ،

روزِ قیامت اِس سے بہتر تحفہ کیا ہو سکتا ہے
اشکِ عزا کے سچے موتی لیکر بڑھیں شیدائے حسین

قیامت نا دن امام حسین ع م نا شیدائي اٰنسو نا موتي لئي نے اٰگے بڑھتا هسے ، بھلا یه موتي سي بهتر کوئ
تحفة هوئ سکے!

گل کی رنگت خون حسینؑ نغمۂ بل بل ہائے حسین

گلشن عالم بزم ماتم کیسے بھلایا جائے حسین

گل نو لال رنگ گویا کہ امام حسین ع م نا خون ني علامت چھے ، بلبل نو نغمه کروؤ گویا که امام حسین ع م ني مصيبة نے یاد کرے چھے ، عالم نو گلستان ماتم ني مجلس چھے توپچھي امام حسین ع م نے کئي طرح بھولائي !

تیر و سناں کے زخموں سے جب گھوڑے پر تیورائے حسین

تڑپي روح علی و زہرا خلد میں کھ کر ہائے حسین

امام حسین ع م نے بھالا انے تیرو نا زخم اتنا لاگا کے گھوڑا پر اپنے غش اوي گیو ، یہ دیکھي نے جنة ما مولانا علي بن ابي طالب ص ع انے ماں فاطمة ع م ني روح یا حسین کھي نے تڑپي اوٹھي.

کوئی ارماں اسکے سوا کر سکتے نہیں شیدائے حسین

آباد ہوں اُن کی یاد سے دل اور سر میں رہے سودائے حسین

امام حسین ع م نا شیدائي (عاشقین) دل ما ، اپ ني یاد انے ذھن ما اپ نا غم نا سوی بیسري کوئي تمنی کرتا نتھي ،

دربار میں اُنکے ہوتی ہے مظلوم کی خوب داد رسی

بیکس کی فریاد کو سن کر امداد کو آ جائے حسین

اپ نا دربار ما ھر مظلوم ني فریاد سنائي چھے انے اپ لاچار ني فریاد پر اھني مدد پر تشریف لاوے چھے ،

ہم خاک نشیں اس کے بدلے کونین ملے تو ٹھکرا دیں

اپنے لئے کچھ ہے راشد حاصل ہے جو خاک پائے حسین

ہم خاکسارو نے حسین امام ع م نا غم نا بدل کونین بھي ملے تو ٹھکراوي دئیے ، ھمارا واسطے تو امام حسین ع م نا قدم ني خاك یه ج محصول چھے.

(راشد ـ شاعر نو نام چھے جہ مغل بادشاہ شاھجان نا یہاں عزاء خواني کرتا ھتا.)

مولی کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں
امید وار بر سرِ دربار آئے ہیں

قاسم کا واسطہ ، علی اکبر کا واسطہ
در در کی کھا کے ٹھوکریں لاچار آئے ہیں

ان پیاسے ننھے بچوں کا مولی ہے واسطہ
جن کے لیئے نہر سے علمدار آئے ہیں

کل مشکلوں کو حل کرو مشکل کشا ہو تم
آقا کی زیارت کے طلب گار آئے ہیں

ان منزلوں کا واسطہ اہل حرم کے ساتھ
جن منزلوں سے عابدِ بیمار آئے ہیں

دامن گلِ مراد سے بھرنے کو یا حسین
مجلس میں تیری اب یہ گنہگار آئے ہیں

میرا سویا ہے مقدر اے حسین اب جگا دو
مجھے کربلا بلا لو مجھے کربلا بلا لو

کروں زیارت آپکی میں مجھے ولولہ یہی ہے
اور دیکھوں تیرا روضہ میری آنکھ رو رہی ہے
میرے مولی بہرِ زیارت کوئی راستہ نکالو

تیرے نوجواں پسر کا تجھے واسطہ ہے مولی
اور واسطہ ہے اس کا جسے قبر میں سلایا
میری ہر بلا کو مولی میری راہ سے ہٹا لو

جو بھی میری مشکلیں ہیں اُسے آپ سہل کر دو
اور میرا خالی دامن اے علی کے لال بھر دو
یہی میری آرزو ہے مجھے اپنے در بلا لو

میری بگڑی بنا دیجئیے   کربلا اب بلا لیجئیے
میرے آقا اے مولیٰ حسین   اپنا روضہ دکھا دیجئیے

آپ کے در پہ شام و سحر   آتے ہیں سینکڑوں زائرین
غم یہی ہے میرا نام کیوں   خوش نصیبوں میں شامل نہیں
میری قسمت جگا دیجئیے   کربلا اب بلا لیجئیے

ایک اندیشہ فقط ہے یہی   میرے دل میں نشیں یا حسین
کربلا کی زیارت بنا   مر نہ جاوں کہیں یا حسین
کوئی بشریٰ سنا دیجئیے   کربلا اب بلا لیجئیے

میں عزادار ہوں آپ کا   پوری کیجئیے حاجت میری
نوحہ خوانی میں کرتا رہوں   ہے یہی بس عبادت میری
بندگی کا صلہ دیجئیے   کربلا اب بلا لیجئیے

[1] اندیشہ - خوف

مجھکو بابا صدا دو اگر ہو سکے
تم جہاں ہو بلا لو اگر ہو سکے

تشنگی سے زباں میں ہے چھالے پڑے
تھوڑا پانی پلا دو اگر ہو سکے

جل رہی ہے زمیں اب تو آغوش میں
آؤ آؤ اٹھالو اگر ہو سکے

میری قسمت میں بابا جو پانی نہیں
میرے گوہر دلا دو اگر ہو سکے

عمو دریا سے واپس کیوں آئے نہیں
مجھکو اتنا بتا دو اگر ہو سکے

ماتم میں تو شبیر کے اک پل بھی نہ تھکنا
اس غم کو تو سینے سے لگائے ہوئے رکھنا
اس غم کے وسیلے سے ستائے کوئی غم نہ
سب کی یہ دعاؤں کو خداوند تو سننا

برہانِ دیں مولی کی عمر کو تو بڑھانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

ہر آن تیرے مولی کی مدحت کو سنانا
ہر آن تیرے مولی کی منت کو گنانا
اس شاہ کی الفت کو تو نس نس میں سمانا
دل ان کا ہی عاشق رہے اور ان کا دیوانا

تسنیم سدا شہ کی ہی خدمت تو بجانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

تشنگی کا کوئی ان سے شکوی نہیں
بھیج دو اب چچا کو اگر ہو سکے

سونا گھر ہو گیا دل بھی لگتا نہیں
میرے اکبر کو لادو اگر ہو سکے

اتنا کہ دوں ترستی ہوں دیدار کو
آکے صورت دکھادو اگر ہو سکے

کس طرح دفن بھائی ہے اصغر میرا
وہ جگہ ہی بتادو اگر ہو سکے

لب سوکھ گئے بڑھتی گئی پیاس کی شدت
پانی نہ دیا اعدا نے کیا کیا ہوی حالت
بچوں کے تڑپنے پہ بھی ائی نہیں رحمت
شبیر کے کنبہ پہ پڑی کیسی یہ آفت
اس آفتِ شبیر کو ہرگز نہ بھلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

جب شاہ کہ سینے پہ چڑھا تھا وہ ستمگر
سورج کو گہن لگ ہی گیا دیکھ کے منظر
شہ بولے جو خنجر کو پھرایا ہے گلے پر
اے شمر تو اٹھ یہاں نہ چلیگا تیرا خنجر
ہاں ذبح سے پہلے مجھے پانی تو پلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

کھاتے ہیں شاہ والا ٹھوکر قدم قدم پر
گرتے ہیں لے کے لاش اکبر قدم قدم پر

ماں رو رہی ہے شاید خیمے میں ہے تلاطم[1]
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں اکبر قدم قدم پر

سینے پہ کس کے شب کو سوئیگی اب سکینہ
رہ رہ کے سونچتے ہیں سرور قدم قدم پر

گرتے ہیں لڑکھرا کے امت کو یاد کر کے
عابد سنبھالتے ہیں لنگر قدم قدم پر

گھٹتا ہے دم رسن سے عمو مدد کو آؤ
کہتی ہے رو کے شہ کی دختر قدم قدم پر

[1] تلاطم - طوفان

زینب سے شاہ دیں کی ہے آخری وصیت
کرنا ہے صبر تم کو خواھر قدم قدم پر

ہر سمت قتل و غارت تیر و سناں کی بارش
دیکھا ہے کربلا نے محشر قدم قدم پر

---

۱ قتل وغارت - قتل کروؤ ،لوٹوؤ

بہتے ہوئے آنسو میرے بہتے ہی تو جانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

اک قطرہ مگر تجھ میں ہے موجوں کی روانی
مغموم دلوں کا ہے لہو تو نہیں پانی
آنکھوں سے تیرا بہنا ہے دکھ کی یہ زبانی
بہہ بہہ کے سنادے تو وہ کربل کی کہانی

رو رو کے برس کر یوں ہی تو سب کو رلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

آنسو تیرے بہنے سے ملے خلد کی جنت
اور زہرا کے آنسو کی ملے ہم کو شفاعت
ہرآنسو بنے اپنے لیئے آگ سے جنت
بہنے پہ تیرے برسے ہے اللہ کی رحمت

انمول وہ موتی ہے تو کر اسکا خزانہ
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

<table>
<tr><td>اَبكِي عَلى العَبَّاسِ اِذ مَنَعُوهُ اَن</td><td>⁕</td><td>يَسقِي اَخَاهُ وَقَد اَتى بِمَزَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">ميں عباس (علمدار) پر روؤں چھوں ، جرنے دشمنویر آپ نا بھائي حسين نے پاني پلاوا سي روكا ، وه حالة ماكر آپ مشكي لئي نے آيا ھتا.</td></tr>
<tr><td>وَكَذَاكَ زَينَ العَابِدِينَ مُصَفَّدًا</td><td>⁕</td><td>نَفسِي الفِدَاءُ لِاَفضَلِ العُبَّادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">انے یر ج مثل زين العابدين ع م نے بنديوان كيدا ، مارو نفس یر افضل العباد پر فداء چھے.</td></tr>
<tr><td>اِنِّي اعتَصَمتُ بِهِم وَدِنتُ بِحُبِّهِم</td><td>⁕</td><td>وَذَخَرتُهُ لِلفَوزِ فِي المِيعَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">ميں یر سگلا سي معتصم چھوں انے یر سگلا ني محبة ني ديناداري كروں چھوں ، انے اهنے ميں یر قيامة نا دن ماري فوز واسطے ذخيرة كيدو چھے.</td></tr>
<tr><td>صَلّى عَلَيهِم رَبُّنَا وَعَلَيهِمُ</td><td>⁕</td><td>اَسنَى السَّلَامِ عَلى الرَّواحِ وَغَادِ</td></tr>
<tr><td colspan="3">همارا رب یر سگلا پر صلوات پڑھے انے فجر ما انے سانج ما یر سگلا نے روشن انے بلند سلام سي خاص كرے.</td></tr>
</table>

کہا رو رو کے زینب نے الہی صبح کیا ہوگا
چلیگا کس پہ خنجر کسکا سر تن سے جدا ہوگا

محمد نے کلیجے پر سلا کے جس کو پالا تھا
تن بے سر کل اسکا خاک اور خوں میں بھرا ہوگا

حسین ابن علی کے گھر میں کل شادی رچی ہوگی
دلہن روئیگی دولہا رن میں ریتی پر پڑا ہوگا

لب دریا پہ جاکر بھی نہ ایک قطرہ پیٔے پانی
بھلا عباس سا کوئی برادر باوفا ہوگا

مجاہد ننھے ننھے کل فدا ہونگے شہ دیں پر
پسر زینب کا بھی ، کوئی حسن کا دلربا ہوگا

چڑھیگا کل تو سر کٹ کے ارے نوک سنا اوپر
تن اطہر شہ دیں کا تو ریتی پر پڑا ہوگا

پلٹکر دیکھے گی ہرایک قدم پر لاش بھائی کی
سلامی کیا کہوں کیا حال بنت مرتضی ہوگا

بھلا کیا ذکر آلام و مصائب کا کروں اس دم
بس اتنا مختصر کہ دوں کے کل محشر بپا ہوگا

بقا ہو طول یارب مولی برہان الہدی شہ کی
ہرایک مؤمن کے دل کا بس یہی ایک مدعا ہوگا

حُزنٌ اَذَابَ جَوانِحِي وَفُؤَادِي	✱	وَاَسَالَ دَمعِي مِثلَ فَيضِ الوَادِي
امام حسين ع م نا حزن يہ مارا كليجہ نے جلاوي ديدوا نے مارا دل نے پگھلاوي ديدو انے وادِي نا سيلاب ني مثل مارا آنسوؤ نے جاري كري ديدو.		
لَمَّا ذَكَرتُ بَنِي النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	✱	وَمُصَابَهُم بِاَكُفِّ آلِ زِيَادِ
ماري يہ حالة سوں كام چھے كہ نبي محمد صلع نا شہزادہ ؤ انے يہ سگلا ني مصيبة ياد آوي جائے چھے كہ جہ آل زياد لع نا هاتهوسي يہ سگلا نے پہنچي چھے.		
قَتَلُوا الحسَينَ ابنَ الوَصِيِّ وَنَجلَهُ	✱	سِبطَ النَّبِيِّ الهَاشِمِيِّ الهَادِي
(آل زياد) يہ وصي نا شہزادہ ، هداية نا آپنار النبي الهاشمي صلع نا نواسا حسين ع م نے انے آپنا فرزندو نے قتل كيدا .		
يَا يَومَ عَاشُورا ، لَقَد هَيَّجتَ لي	✱	اَسَفًا يُرَدِّدُ لَوعَتِي وَسُهَادِي
اے عاشوراء نا دن ! تميں يہ مارا پچھتاوا نے اُبھارو چھے ، اهوو پچتاؤ كہ جہ مارا درد نے زيادة كرے چھے انے مارا اُجاگرا نے زيادة كرے چھے.		
اَبكِي الحسَينَ مجدَّلاً فَوقَ الثَّرىٰ	✱	عَن ظَهرِ نَهدٍ فِي الطِّرَادِ جَوَادِ
ميں حسين امام نے روؤں چھوں جہ جنگ نا معركة ما بھلاّ گھوڑا ني پيٹھ پرسي زمين پر پچھڑايا هوا چھے.		
اَبكِي عَلى الرَّأسِ الشَّرِيفِ وَنَقلِهِ	✱	لِيَزِيدَ مَحمُولاً عَلى الاَعوَادِ
آپ نا شريف رأس پر ، جہ نے بھالاؤ ني نوك پر يزيد لع ني طرف لئي جاوا ما آيا ـ تہ پر ميں بكاء كروں چھوں.		
بَكَتِ السَّمَاءُ عَلَيهِ وَالدُّنيَا مَعاً	✱	وَالجِنُّ فِي الاَهضَابِ وَالاَطوَادِ
آپ پر آسمان انے دنيا ساتھے رويا چھے انے جن ، نيچي انے اونچي زمين ما رويا چھے.		

جناح الترنم بالقران الكريم ـ معهد الزهراء ـ الجامعة السيفية